السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں تکبیر کھڑے ہو کر سننا چاہیے یا بیٹھ کر اور اگر تکبیر بیٹھ کر سن رہے ہیں تو کب کھڑا ہونا چاہیے اور اگر امام خود تکبیر کہے تو مقتدیوں کو کب کھڑا ہونا چاہیے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جواب عنایت فرمائے

المستفتی : جلیس احمد جعفری ہرواںواب گنج بریلی

91 28 36 97 98

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم ، اَمَّا بَعد۔

الجواب، بعون الملک الوہّاب، اللّٰھمّ ہِدایۃَ الحقِّ وَالصَّواب:

علمائے کرام ومشائخِ عظام کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نمازی اُس وقت کھڑے ہوں جب امام مسجد میں داخل ہو جائے اور اقامت کے وہ الفاظ شروع ہوں جن پر قیام مسنون ہے۔

احادیث وآثارِ صحابہ کی روشنی میں

(1) السنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، إِذَا قَالَ بِلَالٌ: قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ، نَہَضَ فَکَبَّرَ"

ترجمہ: جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اُٹھ کھڑے ہوتے، پھر اللہ اکبر کہتے۔

(السنن الکبریٰ بیہقی، کتاب الصلوٰۃ، باب من زعم انہ یکبر قبل فراغ المؤذن من الاقامۃ، حدیث 2345، جلد 2، صفحہ 304، دارالفکر، بیروت)

(2) موطّا امام محمد میں ہے:

"قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لِلْقَوْمِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ، أَنْ يَقُوْمُوا إِلَى الصَّلٰوةِ فَيَصُفُّوا وَيُسَوُّوا الصُّفُوفَ"

(موطّا امام محمد، باب تسویۃ الصف، صفحہ 88)

ترجمہ: جب مؤذن "حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ" کہے تو لوگوں کو چاہئے کہ نماز کے لیے کھڑے ہوں اور صفیں سیدھی کریں۔

(3) بخاری شریف کی حدیث "لا تقوموا حتی ترونی" کے تحت عمدۃ القاری میں ہے:

"وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُومُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ"

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ "قد قامت الصلوٰۃ" پر کھڑے ہوتے۔

مزید اسی مقام پر ہے:

"وَفِي الْمُصَنَّفِ: كَرِهَ هِشَامٌ أَنْ يَقُومَ حَتّٰى يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ"

یعنی ہشام بن عروہ اقامت میں "قد قامت الصلوٰۃ" سے پہلے کھڑے ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری، کتاب الاذان، باب متیٰ یقوم الناس للصلوٰۃ، جلد 5، صفحہ 224، مطبوعہ، دارالکتب العلمیہ بیروت)

کتاب مَا لَا بُدَّ مِنْہُ میں ارشاد ہے:

"طریقِ خواندنِ نماز بر وجہِ سنت آن است کہ اذان گفتہ شود و اقامت، و نزدِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة امام برخیزد (و مقتدیان نیز برخیزند)."

یعنی نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے اذان کہی جائے، پھر اقامت، اور جب مؤذن اقامت میں "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة" تک پہنچے تو امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ (مالابدّ منہ فارسی، صفحہ 28)

پس جب اقامت شروع ہونے سے قبل مقتدی مسجد میں موجود ہوں اور امام بھی اپنے مصلّے پر یا اس کے قریب تشریف فرما ہو، اور اقامت کہنے والا شخص امام کے علاوہ کوئی دوسرا ہو، تو اس صورت میں شریعت کی رو سے تمام نمازیوں کا قیام "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة" یا "حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ" پر ہونا مسنون و مستحب ہے۔

فقہائے احناف نے تصریح فرمائی ہے کہ ابتدائے اقامت سے کھڑے رہنا مکروہِ تنزیہی ہے، اس لیے اقامت کے آغاز پر قیام کرنا، بالخصوص جب امام ابھی کھڑا نہ ہوا ہو، خلافِ ادب ہے۔

اسی لیے ردّالمحتار میں فرمایا:
"يُكْرَهُ لَهُ الِانْتِظَارُ قَائِمًا، وَلٰكِنْ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ إِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ"
یعنی مقتدی کو چاہیے کہ نماز کا انتظار کھڑے ہو کر نہ کرے، کہ یہ مکروہ ہے؛ بلکہ بیٹھا رہے، پھر جب مؤذن "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" پر پہنچے تو کھڑا ہو جائے۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 88)

اگر امام خود اقامت کہے (اہم مسئلہ)

جب امام خود اقامت کہہ رہا ہو تو حکم مختلف ہے۔
اس صورت میں مقتدی اقامت مکمل ہونے تک نہیں کھڑے ہوں گے۔

درالمختار میں ہے:
"إِذَا أَقَامَ الإِمَامُ بِنَفْسِهِ فِي المَسْجِدِ فَلَا يَقُومُوا حَتّٰى يُتِمَّ إِقَامَتَهٗ"

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 216، مطبوعہ، کوئٹہ)

ترجمہ: جب امام خود اقامت کہے تو مقتدی اقامت مکمل ہونے تک نہ کھڑے ہوں۔

اس کی علت المحیط البرہانی میں یوں بیان کی:
"لِأَنَّهُمْ لَوْ قَامُوا، قَامُوا لِأَجْلِ الصَّلٰوةِ، وَلَا وَجْهَ إِلَيْهِ، لِأَنَّهُمْ تَابِعُونَ لِإِمَامِهِمْ، وَقِيَامُ الإِمَامِ فِي هٰذِهِ الحَالَةِ لِلْإِقَامَةِ لَا لِلصَّلٰوةِ" (المحیط البرھانی، جلد 1، صفحہ 354، مطبوعہ، بیروت)

یعنی مقتدی اگر کھڑے ہوں گے تو گویا نماز کے لیے کھڑے ہوں گے، حالانکہ اس وقت نماز کا وقت نہیں، کیونکہ وہ اپنے امام کے تابع ہیں، اور امام کا کھڑا ہونا نماز کے لیے نہیں بلکہ اقامت کے لیے ہے۔

الحاصل

1 - موذن اقامت کہے تو:

امام و مقتدی "حَیَّ عَلَی الفَلَاح" پر کھڑے ہوں۔

اس سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

2 - اگر امام خود اقامت کہے:

مقتدی اقامت مکمل ہونے تک بیٹھے رہیں۔

اقامت مکمل ہونے کے بعد کھڑے ہوں۔

واللہ تعالیٰ اَعلمُ بالصَّواب

حررہ العبد العاصی

محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی

خادم:-دار الافتاء الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

تاریخ 04/جمادی الثانی 1447 ھجری, بروز بدھ، مطابق 26/نومبر 2025 عیسوی۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح

افقہ الفقہاء فاتح نیپال حضرت علامہ مولانا مفتی سید نثار حسین جعفری المداری نادر مصباحی مکن پور شریف کان پور نگر یوپی الہند

مفتی دار الافتاء آستانۂ عالیہ مداریہ دار النور مکن پور شریف۔

مزید فتوے پڑھنے اور ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائیٹ پر جائیے

ویبسائیٹ → Madaarimedia.Com

madaariyadaarulifta@gmail.com